S_1996_5_538_539

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

شرومنی گوردوارہ پربھندک کمیٹی

بنام۔

جسونت سنگھ

4 ستمبر 1996

کے۔ راماسوامی اور فیزان اددین، جسٹسز

ضابطہ دیوانی، 1908:

آڑر 6، قاعدہ 17-تحریری بیان میں ترمیم-مقدمے کی سماعت کے اختتام پر دائر کیا گیا- پہلے تحریری بیان میں مدعی کے مالک سے انکار کیا گیا دوسرا تحریری بیان میں مدعی کے حق کا تعین کیا گیا اور مدعی کی طرف سے جائیداد کے تحفے کی استدعا کی گئی-باہمی طور پر تباہ کن-عدالت عالیہ نے صحیح طور پر انکار کیا۔ کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 16795۔

1996 کے سی آر نمبر 1023 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 17.5.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار کے لیے اوما دتّا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت عرضی پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ کے 17 مئی 1996 کو دیوانی نظر ثانی نمبر 1023/96 میں دیے گئے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ مدعا علیہ نے ایچ۔بی نمبر 349 میں 134 کنال 14 مرلہ اراضی پر اپنے عنوان کے اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا گاؤں جاپوwal، تحصیل اور ضلع گرداس پور میں اور جائیداد کی ملکیت کے لیے بھی۔ یہ اس کا مقدمہ ہے کہ وہ ایک ایشیر سنگھ کا گود لیا ہوا بیٹا ہے اور جب وہ جائیداد کے قبضے اور لطف میں تھا، درخواست گزار نے اس کے حق سے اختلاف کیا تھا اور مذکورہ زمین میں دلچسپی نے مقدمہ دائر کیا تھا۔ درخواست گزار نے تحریری بیان میں استدعا کی تھی کہ ایشیر سنگھ کا جائیداد پر کوئی حق نہیں تھا اور انہوں نے دربار صاحب میں عنوان قائم کیا اور اس نے جائیداد دربار صاحب کے حق میں تحفے میں دی تھی۔ اس کے بعد فریقین نے اٹھائے گئے مسائل کی بنیاد پر ثبوت پیش کیے۔ مقدمے کی سماعت کے

اختتام پر، درخواست گزار نے آرڈر 6، رول 17، مجموع ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت تحریری بیان میں ترمیم کے لیے درخواست دائر کی تھی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ایشیر سنگھ نے جائیداد دربار صاحب، امرتسر شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی کو تحفے میں دی تھی اور یہ جائیداد کے وارث کے طور پر اس کے قبضے میں تھی۔ اس کی طرف سے نہ تو اور نہ ہی کوئی ثبوت پیش کیا گیا تھا۔ لہذا، عدالت عالیہ نے حکم کو دو بنیادوں پر کالعدم قرار دیا ہے، یعنی، ایک اگرچہ تحریری بیان میں متضاد درخواستیں لینے کی اجازت ہے، یہ مقدمہ عدم مطابقت کا نہیں بلکہ استدعاوں کا باہمی طور پر تباہ کن ہے اور دو، غیر واضح تاخیر کے لیے۔

عدالت عالیہ میں درخواست گزار کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے تسلیم کیا کہ تحریری بیان میں اس عرضی کو نہ لینے اور دیر سے ترمیم کے لیے درخواست پیش کرنے کی کوئی وضاحت نہیں ہے۔ تاہم، انہوں نے دعوی کیا کہ انہوں نے تحریری بیان میں دور سے کہا ہے کہ ایشیر سنگھ نے جائیداد تحفے میں دی تھی لیکن ترمیم کے ذریعے درخواست گزار تحریری بیان میں مخصوص ترمیم کرے گا۔ اس دلیل کو عدالت عالیہ نے قبول نہیں کیا۔

ہمارے سامنے بھی یہی دلیل دہرائی گئی ہے۔ ہمیں درخواست گزار کے فاضل وکیل کی اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے کہ استدعا میں اصل تحریری بیان میں تحفے کی شق شامل ہے اور اس تاخیر کے مرحلے پر مناسب دستاویزات حاصل کر کے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ مدعا علیہ تحریری بیان میں باہمی طور پر متضاد عرضیاں اٹھا سکتا ہے لیکن یہ عدالت پر ہے کہ وہ اس بات پر غور کرے کہ آیا معاملے کا فیصلہ کرنے میں اس معاملے پر مناسب طریقے سے غور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس معاملے میں تحریری بیان میں عرضی باہمی طور پر تباہ کن ہے۔ پہلے تحریری بیان میں انہوں نے خود ایشیر سنگھ کے مالک کی تردید کی ہے۔ جب ایسی صورتحال ہے، تو وہ اس میں ایک مالک کیسے قائم کر سکتے ہیں اور درخواست گزار کمیٹی کے حق میں ایشیر سنگھ کی طرف سے دیے گئے تحفے کی استدعا کر سکتے ہیں۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے مناسب طریقے سے شکایت منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مزید برآں، اس بات کی کوئی وضاحت نہیں دی گئی ہے کہ فریقین کے ثبوت پیش کرنے اور معاملے پر بحث کرنے کے بعد وہ دیر سے اس کی درخواست کے ساتھ کیوں آگے آئے۔ ان حالات میں، ہمیں مداخلت کرنے کی ضرورت نسبت دینے والے دائرہ اختیار کے استعمال میں دائرہ اختیار کی کوئی غلطی یا مادی بے ضابطگی نہیں ملتی ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24